Regd. No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ڈاکٹر گراہم برصغیر آنیکے لئے نیویارک سے روانہ ہو گئے

نیویارک ۲۶ فروری - اقوام متحدہ کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم آج نیویارک سے برصغیر ہندو پاکستان روانہ ہو گئے خیال ہے کہ ڈاکٹر گراہم جمعہ کو کراچی پہنچیں گے اور اسی روز دہلی روانہ ہو جائیں گے - ان کی روانگی سے قبل اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ سے ایک بیان جاری ہوا ہے جس میں ہندوستان اور پاکستان سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ کشمیر کے تصفیہ کو نپٹانے کیلئے باہمی خیر سگالی سے ایسی صورت پیدا کر دیں کہ ڈاکٹر گراہم کو کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے سلسلہ میں آسانی پیدا ہو جائے - ڈاکٹر گراہم کے ہمراہ سات آدمیوں پر مشتمل عملہ بھی آ رہا ہے - آپ اگلے مہینہ کی ۳۱ تاریخ کو سلامتی کونسل میں رپورٹ پیش کریں گے -

ڈھاکہ میں تجارتی کاروبار اور عام حالات از سر نو معمول پر آ گئے

صوبائی مجلس قانون ساز کے ایک اور رکن اور مزید ۲۷ اشخاص کی گرفتاری

ڈھاکہ ۲۷ فروری - ڈھاکہ کے حالیہ فسادات کے سلسلے میں آج ۲۸ اشخاص کو اور گرفتار کر لیا گیا - ان میں مجلس قانون ساز کے ایک اور رکن بھی شامل ہیں صوبائی اسمبلی کے اب تک پانچ ممبر گرفتار ہو چکے ہیں - آج جن مزید اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں بین الاقوامی تعلقات کے شعبہ کے صدر ڈاکٹر پی سی چکرورتی ڈھاکہ یونیورسٹی کے دو پروفیسر - منیرا چوہدری اور مظفر احمد نیز ایک مقامی کالج کے لیکچرار مسٹر جیت کمار کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں - آج پولیس نے یونیورسٹی کے ایک ہوسٹل سلیم اللہ ہال کی بھی تلاشی لی چنانچہ وہاں سے بہت سا قابل اعتراض لٹریچر بلا لائسنس کی بندوقوں کے بعض حصے اور ریڈیو ٹیکرو فون وغیرہ برآمد ہوئے - اب تک ڈھاکہ میں کل ۳۳۴ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں -

ریڈیو پاکستان کے نمائندے کی اطلاع کے مطابق آج ڈھاکہ میں حالات قطعی معمول پر رہے - بازار حسب معمول تمام بازار کھلے اور کاروبار وغیرہ بدستور جاری رہا - نیز بسیں اور گاڑیاں وغیرہ بھی چلیں - اسی طرح دفاتر میں بھی لوگ معمول کے مطابق کام پر حاضر ہوئے -

مشرقی بنگال کی جناح عوامی مسلم لیگ کے سیکرٹری نے جناح عوامی لیگ کے کنوینر مسٹر حسین شہید سہروردی پر تنقید کی ہے - انہوں نے کہا ہے کہ پارٹی سہروردی صاحب کے خیالات سے بالکل اتفاق نہیں کرتی جو انہوں نے اردو کو پاکستان کی قومی زبان بنانے کے سلسلے میں ظاہر کئے تھے - آپ نے مزید کہا کہ ہماری جماعت بالواسطہ بنگالی کو پاکستان کی ایک قومی زبان تسلیم کرانے کیلئے اس وقت تک جدوجہد کرتی رہے گی - جب تک مجلس دستور ساز بنگالی کو ایک سرکاری زبان قرار نہیں دے دیتی -

”برطانیہ کیساتھ کوئی ایسا سمجھوتہ نہیں کیا جائیگا جو قوم کیلئے قابل قبول نہ ہو“ (علی ماہر پاشا)

قاہرہ ۲۶ فروری - وزیر اعظم مصر علی ماہر پاشا نے رات قوم کے نام ریڈیو سے ایک پیغام نشر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ سفیر برطانیہ برائے مصر مسٹر رالف سٹیونسن سے ان کی جو بات چیت شروع ہونے والی ہے - اس میں کوئی ایسا سمجھوتہ ہرگز نہیں کیا جائیگا جو قوم کے لئے قابل قبول نہ ہو - آپ نے بتایا میں نے ہر مرحلہ پر قومی رہنماؤں سے بات چیت کی ہے اور آئندہ بھی جب موقعہ ملا میں اس سے دریغ نہیں کروں گا - آپ نے یقین دلایا کہ جن حالات میں ملک میں مارشل لا لگایا گیا تھا جونہی وہ حالات تبدیل ہوں گے مارشل لاء اٹھا لیا جائیگا -

سیمنٹ اور شکر کے مزید کارخانے قائم کئے جائیں

لاہور ۲۶ فروری - وزیر صنعت سردار عبدالرب نشتر نے آج کارخانہ داروں کے ایک اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کی صنعتی ترقی اور اقتصادی خوشحالی کے لئے آپ لوگوں کو چاہیئے کہ پاکستان میں سیمنٹ اور شکر کے کارخانے قائم کریں - آپ نے مزید کہا کہ پاکستان میں اس وقت سیمنٹ کے صرف چار کارخانے ہیں جو ملک کی ضروریات کے کفیل نہیں ہو سکتے - اور ہمیں کافی مقدار میں سیمنٹ باہر سے منگانا پڑتا ہے - اور اسی طرح شکر کیلئے بھی ہم غیر ممالک کے دست نگر ہیں - لیکن اگر پاکستان میں ہم اپنی ضروریات کی یہ چیزیں بنانی شروع کر دیں تو اس صورت میں ہمارے پاس کافی روپیہ بچ جائیگا جو ہم ملک کی صنعتی اور اقتصادی ترقی پر صرف کر سکتے ہیں -

پاکستان مشرق وسطی کے لوگوں کو ہر طرح آزاد اور محفوظ دیکھنا چاہتا ہے

قاہرہ ۲۶ فروری - وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کل قاہرہ میں ایک کانفرنس میں بتلایا کہ پاکستان کو مشرق وسطی کے دفاع کے متعلق کوئی تجویز پیش نہیں کی گئی - تاہم اگر کوئی تجویز پیش کی گئی تو وہ اس پر ضرور غور کرے گا

آپ نے مزید فرمایا کہ پاکستان ہمیشہ ان تمام معاملات اور تجاویز میں دلچسپی لیتا رہا ہے جن کی وجہ سے مشرق وسطی کے لوگ آزاد اور ہر طرح محفوظ رہ سکیں - وہ آئندہ بھی ایسی تمام تجاویز کی حمایت کرے گا -

مظفر آباد ۲۶ فروری - اتحاد علمائے اسلام کے ۶ نمائندے آج بذریعہ ہوائی جہاز راولپنڈی سے آزاد کشمیر کے دار الحکومت مظفر آباد پہنچے انہوں نے اہل کشمیر کو یقین دلایا کہ آپ لوگ اپنا حق حاصل کرنے کیلئے جو جدوجہد کر رہے ہیں اس میں عالم اسلام آپ کے ساتھ ہے

لاہور میں بارہ افراد کی گرفتاری

لاہور ۲۶ فروری - گذشتہ اتوار کو لاہور میں یوم آمنا منانے کے سلسلے میں جو واقعات رونما ہوئے تھے اب تک اس ضمن میں بارہ آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں - تین آدمی تو اسی روز شام کو گرفتار کر لئے گئے تھے - چار کی گرفتاری کل رات عمل میں آئی - آج پانچ اور آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا -

کاٹن مارکیٹ بند رہیگی - کراچی ۲۶ فروری - کراچی کاٹن ایسوسی ایشن نے جمعہ تک کاٹن مارکیٹ بند رکھنے کا فیصلہ کیا ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ کپاس کی قیمتیں تیزی سے گرتی جا رہی ہیں - ایسوسی ایشن نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قیمتوں میں استحکام کی کوئی صورت نکالی جائے

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ فروری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۲۳ فروری (بذریعہ ڈاک) حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کی طبیعت بدستور ہے - کمزوری بہت رہتی ہے - صبح کے وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہوتی ہے مگر شام کے قریب ضعف زیادہ ہو جاتا ہے اس وقت حضرت ام المومنین مدظلہا کی عمر ۸۵ سال کے قریب ہے - احباب اس مقدس وجود کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں -

— سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے سفر سندھ کی مدت تک کیلئے ربوہ میں مکرم جلال الدین صاحب شمس کو مقامی امیر مقرر فرمایا ہے -

— صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ربوہ میں ناحال بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں -

لاہور ۲۶ فروری - مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طبیعت آج نسبتاً بہتر ہے - نبض قدرے تیز ہے صحت کاملہ کے لئے احباب دعا جاری رکھیں -

نزدیک و دور سے

۲۶ فروری ۱۹۵۲ء

پشاور :- صوبہ سرحد میں جنوری ۱۹۵۲ء میں امداد باہمی کی ۷ اور انجمنیں رجسٹرڈ کی گئی ہیں - اسی طرح ۷ اور انجمنیں بھی بنائی جا رہی ہیں - صوبے میں امداد باہمی کی انجمنوں کی کل تعداد ۱۳۳۴ ہے -

کراچی :- انجمن خواتین پاکستان کی صدر بیگم لیاقت علی خاں نے کشمیری مہاجرین میں بانٹنے کے لئے کئی سو گرم کپڑے پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں کو بھیجے ہیں

لاہور :- پنجاب اسمبلی لیگ پارٹی کا جلسہ جمعہ کے روز صبح ۱۰ بجے پنجاب اسمبلی کے کمیٹی روم میں ہو رہا ہے - اس میں آئندہ سال کیلئے عہدیدار چنے جائیں گے -

ڈھاکہ - حکومت مشرقی بنگال نے صوبے کے سابق وزیر مال مسٹر حمید الحق چوہدری کی ضمانت منسوخ کر دی ہے -

نئی دہلی :- حکومت ہندوستان نے پاکستان کو یہ تجویز پیش کی ہے کہ تقسیم سے پہلے کے قرضوں پر غور کرنے کیلئے دونوں ملکوں کے افسران اعلے کی ایک کانفرنس منعقد ہونی چاہیئے -

ٹوکیو :- پچھلے دنوں حکومت جاپان نے سٹرلنگ علاقے کو سامان برآمد کرنے پر جو پابندیاں لگائی تھیں اس نے اب ان میں کمی کر دینے کا فیصلہ کیا ہے -

ماسکو :- روس نے اٹلی کے صلح نامہ پر نظر ثانی کرنے سے انکار کر دیا ہے -

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے - ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳۴ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سندھ کو روانگی

ربوہ ۲۵ فروری۔ آج صبح ۴½ بجے چناب ایکسپریس کے ذریعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سندھ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ مکرم جلال الدین صاحب شمس صدر و وکیل انجمن ربوہ کی طرف سے تمام محلہ جات کو حضور کی روانگی کے متعلق اطلاع بھجوائی گئی تھی۔ اور یہ ہدایت کی گئی تھی کہ محلہ جات کے وہ دوست جن کے پاس گیس ہیں۔ وہ صبح اسٹیشن پر روشنی کرنے کے لئے لے آئیں۔ چنانچہ صبح پونے چار بجے کافی تعداد میں گیس سٹیشن پر پہونچ گئے۔ اہالیان ربوہ اپنے محبوب امام کو الوداع کہنے کے لئے بڑی تعداد میں اسٹیشن پر حاضر ہوئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح چار بجے کے قریب اسٹیشن پر تشریف لائے۔ اور حضور نے اپنے خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور بعد ازاں حضور کی معیت میں ایک مجمع کثیر نے دعا کی۔

چناب ایکسپریس کے آنے پر نعرہ ہائے تکبیر سے اسٹیشن کی فضا گونج اٹھی۔ اور خدام نے اپنے محبوب آقا کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو بخیریت لے جائے اور بخیریت واپس لائے۔ اور حضور کے مقاصد کو پورا فرمائے۔ آمین

حضور کے ہمراہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب مکرم میاں عبدالرحیم صاحب احمد بھی تشریف لے گئے ہیں۔

حضور نے اپنے بعد مقامی امیر مکرم جلال الدین صاحب شمس کو بنایا ہے۔

(خاکسار۔ ابوالمنیر قائمقام جنرل سیکرٹری ربوہ)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۱ تا ۱۳ شہادت ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۱-۱۲-۱۳ اپریل ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ اپنی جماعت کے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد سے جلد دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

سرگودہا میں یوم مصلح موعود کا جلسہ

مورخہ ۲۰ فروری بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سرگودہا میں مصلح موعود کا جلسہ زیر صدارت مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب منعقد ہوا تلاوت کے بعد ڈاکٹر عبداللہ خان صاحب اختر جتوئی نے تقریر کی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کارنامے بیان کر کے ثابت کیا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ ازاں بعد چوہدری محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے پیشگوئی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تینوں اشتہاروں کا حوالہ دیا۔ اور ثابت کیا کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے اسلام اور حضرت مسیح موعودؑ کا سچا ہونا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا مصلح موعود ہونا روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے۔ صاحب صدر نے آخر میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پیشگوئی جن حالات میں بیان فرمائی۔ ان میں اس کا پورا ہونا ایک زبردست نشان ہے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سرگودہا)

ضروری اعلان

چونکہ علی بخش صاحب کمہار محلہ رتیاں والا ضلع گوجرانوالہ قضا کے ایک فیصلہ کی تعمیل سے باوجود اطلاع یابی کے گریز کر رہے ہیں۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ فوراً قضاء کے فیصلہ کی تعمیل کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

یہ عاجز بزرگان ملت اور احباب کرام سے عرض کرتا ہے کہ میں فالج اور دمہ کی امراض میں مبتلا ہوں اور ان امراض کے اب شدید دورے اور حملے ہونے لگے ہیں۔ از راہ کرم میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کامل عطا فرمائے۔

خاکسار نیاز محمد پنشنر انسپکٹر پولیس مال نزیل کراچی

قادیان سے اخبار "بدر" کا اجرا

احباب کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے اخبار "بدر" کی منظوری ہو چکی ہے۔ ۲۶ تاریخ کو باضابطہ اجازت مل جائیگی۔ اور انشاء اللہ العزیز پہلا پرچہ شروع مارچ تک شائع ہو جائے گا۔

دفتر اخبار "بدر" کو ابھی تک بہت ہی کم خریداری قبول کرنے والوں کی اطلاع آئی ہے۔ کیونکہ اکثر احباب کو پرچہ جاری ہونے کا انتظار تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد کہ

"قادیان سے ایک اخبار "بدر" کے نام سے نکلنا شروع ہوا ہے ..... دوستوں کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ اس وقت یہاں کے دوست نسبتاً زیادہ اچھی حالت میں ہیں۔ اس لئے وہ اخبار کی زیادہ سے زیادہ مدد کر سکتے ہیں اور ان کی یہ مدد اخبار کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کے علاوہ ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ میں بھی بڑی ممد ثابت ہوگی۔ پس یہ ایک ثواب کا فعل ہے۔ دوستوں کو ضرور اس اخبار کی مدد کرنی چاہیئے۔"

احباب کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے درخواست ہے کہ وہ خریداری قبول فرمانے کی دفتر ہذا کو جلد اطلاع فرمائیں۔ نیز اپنے حلقہ اثر میں بھی اس کی تحریک فرمائیں۔

مینجر اخبار "بدر" قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے اجتماعی دعا اور صدقات

امریکہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کامل و درازی عمر کے لئے امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ نے ایک بکرا صدقہ دیا ہے۔ اور دعا کی درخواست کی ہے۔

مرکزی دفاتر و واقفین تحریک جدید

واقفین تحریک جدید نیز مرکزی دفاتر نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازی عمر کے لئے دو جانور زیر انتظام لنگر خانہ بطور صدقہ دیئے۔ نیز تہجد میں التزام کے ساتھ حضور کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔ محمد اسحٰق واقف زندگی

نوشہرہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ وعاجلہ و درازی عمر کے لئے جمعہ میں اجتماعی طور پر دعا کی گئی۔ اور کچھ نقدی بطور صدقہ جمع کر کے ایک بیوہ عورت کو دی گئی۔ خاکسار عبدالستار قادم سیکرٹری مال انجمن احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی

ولادت

مکرم مولوی نورالحق صاحب انور سابق مبلغ مشرقی افریقہ حال نائب وکیل التبشیر تحریک جدید کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۸ فروری کو پہلا بچہ عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منیر الحق نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ (سلطان احمد پیر کوٹی)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۵۲ء

ارادہ و اختیار

مغربی اقوام نے موجودہ علمی اور سیاسی فوقیت محض دنیاوی عقلمندی کے نقطۂ نظر سے حاصل کی ہے ان کی دانست میں اخلاقی اقدار کے پیچھے بھی کسی صاحب قوت و جبروت مافوق الطبیعت ہستی کا تحکم نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ جیسی کہ دنیا کی ظاہری طبعی حالت ہے۔ اس کی باہمی نسبتی تعلقات کی بناء پر اخلاقی اصول کا ایسا ڈھانچہ دریافت ہونا چاہیئے کہ جس طرح ایک مشین کے پرزے بعض اصولوں کے مطابق اپنا اپنا کام کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور ان میں کوئی خراش نہیں ہوتی۔ اسی طرح انسانی معاشرہ بھی بعض مستقل اصولوں کے مطابق چلنا چاہیئے۔

اس میں دقت جس چیز نے پیدا کی ہے وہ انسان کا ایک حد تک صاحب ارادہ اور مختار بالفعل ہونا ہے۔ جو اگرچہ تمام قسم کی زندگی کی خصوصیت ہے۔ مگر انسان میں ایک خاص حد تک ترقی یافتہ ہے اصل بات یہ ہے کہ ارادہ اور اختیار ہی انسان کو تمام کائنات سے ممتاز و ممیز کرتا ہے۔ لیکن جہاں یہ ایک اعلیٰ خصوصیت ہے وہیں یہ چیز انسان کو پستیوں میں بھی گرا سکتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددنا لا اسفل سافلین

یعنی تحقیق ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔ پھر ہم نے اسکو پستیوں سے پست کی طرف لوٹا دیا۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ انسان کی قوت ارادہ و اختیار کی تکمیل اللہ تعالیٰ کی صنعتوں میں ایک شاہ کار ہے۔ اور یہ چیز انسان ہی کو عطا ہوئی ہے۔ تمام کائنات پر انسان کی فوقیت کی وجہ یہی چیز ہے۔ جمادات۔ نباتات اور حیوانات اس سے عاری ہیں۔ کائنات کی یہ تمام اقسام درجہ بدرجہ قانون تکوینی کے مطابق مشین کی طرح مجبوراً چلی جاتی ہیں جمادات کا تو کوئی ارادہ و اختیار اصلاً ہے ہی نہیں نباتات میں اس کا بیج بویا جاتا ہے۔ جو حیوانات میں پھوٹتا ہے۔ مگر اس کی تکمیل انسانی صورت ہی میں ہوتی ہے۔

الغرض قوت ارادہ و اختیار جہاں انسان کے لئے ایک بڑی نعمت ہے۔ وہاں یہ اس کی ایک بڑی ذمہ داری بھی ہے۔ ایک حیوان سے اگر کوئی نقصان رساں کام ہوتا ہے۔ تو ہم اس کے فعل پر کوئی حکم نہیں لگاتے۔ اور نہ اس کو اس فعل کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ لیکن ایک انسان جب وہی فعل کرتا ہے۔ تو ہم اس پر تعزیر لگاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اگر یہ چاہتا تو ایسا کام نہ کرتا۔

یہاں سے اچھے اور برے فعل کی تمیز شروع ہوتی ہے۔ اس کے بعد قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ قوت ارادہ و اختیار کے اچھے اور برے استعمال کا معیار کیا ہے۔ جہاں تک ہماری عقل کام دیتی ہے۔ ہم صرف دنیاوی نقصان اور فائدہ کی حد تک ہی کوئی معیار قائم کر سکتے ہیں۔ جو ہمارا فعل دنیاوی زندگی کے لئے فائدہ مند نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ ہم اسکو اچھا کہتے ہیں۔ اور جو نقصان دہ نتیجہ پیدا کرتا ہے اس کو برا کہتے ہیں۔ ہم اپنے تجربوں اور مشاہدوں سے چند اصول بناتے ہیں۔ اور ان اصولوں کے مجموعہ کو علم الاخلاق کا نام دیتے ہیں۔

ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو اسی نقطۂ نظر سے اخلاق کو ڈھونڈتے رہے ہیں۔ اور آجکل مغربی علماء کا یہی رجحان ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں علم الاخلاق کی بنا عقلیت پر ہی رکھی گئی ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انسانی تجربہ اور مشاہدہ نہایت محدود ہوتا ہے۔ اور اگر ہم صرف اسی لکیر پر چلے جائیں تو راستہ میں ایسے دوراہے آتے ہیں جہاں انسان لڑکھڑا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے صراط مستقیم معلوم کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ علم الاخلاق کا تمام شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ کا تمام اندوختہ بے کار ہو جاتا ہے۔

عقلیت پرستی کی وجہ سے آج تمام دنیا کی یہی حالت ہو چکی ہے۔ انسان بوکھلا گیا ہے۔ اس کو کوئی راہ مفر نظر نہیں آتی۔ وہ اپنے انجام سے سخت متوحش اور خوفزدہ ہے۔ وہ لوگ جو کل عقل عقل پکار رہے تھے۔ آج حیران و پریشان ہیں کہ اس جال سے جو خود انہوں نے بنا ہے کس طرح چھٹکارا ہو سکتا ہے۔ اس طرح آج انسان اسفل سافلین کے درجہ پر پہونچ گیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا انسانی ارادہ و اختیار کے صحیح استعمال کرنے کے کوئی مستقل اصول ایسے ہیں کہ جن پر چلنے سے انسان پستیوں میں گرنے سے بچ سکتا ہے۔ اور پھر احسن التقویم کا معیار حاصل کرنے اور قائم رکھنے میں کامیاب ہو سکتا ہے؟۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ایسا نہ ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس کا ذکر نہ فرماتا۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ اور قرآن کریم ہی وہ معیار پیش کرتا ہے۔ جس کو قائم کرکے انسان اسفل سافلین کی لعنت سے نجات پا سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات فلھم اجر غیر ممنون

یعنی سوائے ان کے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور نیک کام کرتے ہیں۔ پس ان کے لئے نہ کاٹے جانے والا اجر ہے۔

فما یکذبک بعد بالدین۔ الیس اللہ باحکم الحاکمین

یعنی اس کے بعد اے مخاطب کون ہے جو آخری سزا جزا کے متعلق تجھے جھٹلا سکے۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام حاکموں کا حاکم ہے۔

یہاں پہلی شرط ایمان ہے۔ اور اس کے بعد اعمال صالح بجا لانے کی ہدایت ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک ایمان باللہ محکم نہ ہو آخری جزا سزا پر ایمان نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کو تمام حاکموں کا حاکم نہ مانا جائے۔ اس وقت تک اعمال صالح کی شناخت بھی نہیں ہو سکتی۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے جو ارادہ و اختیار انسان کو دیا ہے۔ اس کا صحیح استعمال اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب ہمارا ایمان رب العالمین صانع کائنات اور مالک یوم الدین پر پختہ ہو۔ یہی ایمان ہمارے اعمال کا مستقل معیار قائم کرتا ہے۔ یہی وہ کسوٹی دیتا ہے۔ جس پر گھس کر ہم کھوٹے اور کھرے میں تمیز کر سکتے ہیں۔

ہمارا جواب

ایک احراری جو اپنے آپ کو غازی اللہ نواز خان کہتے ہیں۔ اور ہفتہ وار اخبار "حکومت" کراچی جو دراصل کبھی کبھار مہینے دو مہینے کے بعد ڈکلریشن بچانے کے لئے شائع ہوتا ہے ایڈیٹر ہیں۔ اپنے اخبار کی تازہ بتازہ اور نو بہ نو اشاعت میں چیلنج تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"جناب مرزا بشیر الدین محمود صاحب تسلیمات!
. . . . . مسئلہ ختم نبوت پر آپ مسلمانوں کے ساتھ کسی مقام پر کھلے اجلاس میں پرامن طریقہ پر گفتگو کریں"
(حکومت کراچی ۲۸ فروری ۱۹۵۲ء)

اس کے جواب میں ہم اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ پہلے غازی اللہ نواز خان صاحب یہ ثابت کریں کہ وہ خود مسلمان بھی ہیں۔ اگر وہ یہی ثابت نہ کر سکیں۔ تو ان کا یہ چیلنج ہی فضول ہے۔ آپ کے اسلام کے متعلق تو آپ کے اخبار کی اسی اشاعت میں صدہ پر آپ کے مفکر اعظم چوہدری افضل حق کا یہ پہلا فقرہ ہی کافی ہے۔

"مذہب اسلام بھی ایک رسم بن کر رہ گیا ہے"

اگر آپ کا اسلام یہی اسلام ہے تو آپ مسلمان کس طرح ہو سکتے ہیں؟

پھر آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ

"کھلے اجلاس میں پرامن طریقہ پر"

تو سوال ہے کہ کیا احراریوں کا "پرامن طریقہ" وہی ہے جس کا مظاہرہ وہ سیالکوٹ میں چند روز ہوئے کر چکے ہیں۔ اور ہمیشہ کرتے چلے آئے ہیں۔ اگر پرامن طریقہ یہی ہے۔ تو آپ ہی فرمائیں کہ جب آپ میں اتنا بھی اخلاق نہیں کہ دوسروں کے جلسوں میں شریفوں کی طرح بیٹھ کر آرام سے سنیں اور دوسروں کو سننے دیں۔ تو کون شریف انسان آپ سے بات بھی کرنا پسند کر سکتا ہے؟ بلکہ اس کے لئے اسلامی تعلیم نے تو یہ ہدایت فرمائی ہے۔ کہ ایسوں کو دور ہی سے سلام کہو۔

جب آپ نے شورہ پشتی شورش پسندی اور انارکی میں اتنی شہرت حاصل کی ہوئی ہے۔ تو بتائیں آپ کے موتھہ سے "پرامن" کا لفظ سنکر انسان شرم سے پانی پانی نہیں ہو جاتا؟ البتہ . . .

اگر آپ واقعی اپنی دعوت میں سنجیدہ ہیں اور تلاش حق کے جذبہ سے متاثر ہیں تو آئیے پہلے تمام بڑے بڑے احراری ملکر کسی ہائی کورٹ میں نیک چلنی کی ضمانت دیں۔ اور وعدہ کریں۔ کہ کم از کم آئندہ پانچ سال تک کوئی بقول آپ کے مسلمان احمدیوں کا جلسہ درہم برہم کرنے کی کوشش نہیں کریگا اور نہ کوئی اور اس قسم کی شرارت کرے گا۔ ورنہ ضمانت ضبط ہو جو پانچ لاکھ روپیہ ہوگی اور بصورت خلاف ورزی ان کی جائداد سے وصول کی جائے گی۔ جب آپ اس چھوٹے سے امتحان میں ثابت قدم نکلیں گے۔ تو اس کے بعد آپ کے چیلنج پر غور کیا جا سکتا ہے۔

ضروری اعلان

الفضل میں "مکتبہ سلطان القلم ربوہ" کا اشتہار شائع ہو رہا ہے۔ چونکہ اس مکتبہ کی اجازت نظارت امور عامہ سے حاصل نہیں کی گئی۔ اس لئے تمام احباب کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس مکتبہ سے کسی قسم کی خط و کتابت نہ کی جائے۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

جماعتِ احمدیہ کی قومی سیاسی اور ملّی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۲۳)

مرتبہ از مکرّم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

آنریبل سر میاں فضل حسین صاحب مرحوم کی جگہ چار ماہ کام کرنے کے بعد جب ہمارے مکرم و محترم جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب فارغ ہو گئے۔ تب بھی آپ کی لیاقت و قابلیت سے مزید فائدہ اٹھانے کے لئے گورنمنٹ آپ کو مختلف کمیٹیوں جیسے سائمن کمیٹی۔ فرنچائز کمیٹی۔ جائنٹ سیلکٹ کمیٹی۔ ریزرو بنک کمیٹی اور دوسری تیسری گول میز کانفرنس کا ممبر بنا بنا کر انگلستان وغیرہ بھجواتی رہی۔ جہاں آپ اپنے فرائض مفوضہ ادا کرنے کے ساتھ ہی ساتھ فارغ اوقات میں دین و ملّت کی مزید خدمات بھی بجا لاتے رہے۔ جن کا مختصر سا تذکرہ انگلینڈ اور امریکہ کے احمدی مبلغین کے درج ذیل مکتوبات میں ملاحظہ ہو۔ پہلا مکتوب ہمارے محترم بزرگ مولانا درد صاحب کا ہے۔ جو آپ نے بحیثیت امام مسجد فضل لنڈن ۱۹۳۳ء میں لکھ کر الفضل میں چھپوایا تھا۔

مکتوب درد

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ مکرمی چودھری ظفر اللہ خاں صاحب گورنمنٹ کی طرف سے کینیڈا تشریف لے جا رہے ہیں۔ وہاں ٹورنٹو میں برٹش کامن ویلتھ کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ میں نے مولوی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے (مبلغ امریکہ۔ ناقل) کو اطلاع کر دی ہے۔ کیونکہ چودھری صاحب کا ارادہ ہے۔ کہ کینیڈا سے یونائیٹڈ سٹیٹس کا بھی ایک مختصر ٹرپ کریں۔ یہ ٹرپ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ محض تبلیغی اغراض پر مبنی ہے۔ لوگ مغربی ممالک میں آکر عموماً عیش و عشرت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور وہ رہے سہے دین کو بھی خیرباد کہہ دیتے ہیں۔ مگر یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طفیل ہے۔ کہ حضورؑ کے خدام خواہ وہ کیسے ہی حالات میں ہوں۔ اور دنیا کے کسی گوشے میں چلے جائیں۔ اپنے آپ کو دین کا ادنیٰ خادم ہی یقین کرتے ہیں۔ اور ان کی خواہش اور کوشش ہوتی ہے۔ کہ کسی طرح اعلائے کلمۃ اللہ کے کام میں حصہ لے سکیں۔ اگلے دن امام مسجد ووکنگ جناب چودھری صاحب کے دینی شغف کی بیحد تعریف فرما رہے تھے۔

سیاسی اور دینی خدمات

چودھری صاحب کو یہاں (لنڈن میں) آئے تین ماہ کے قریب ہوئے ہیں۔ جائنٹ سیلکٹ کمیٹی اور ریزرو بنک کمیٹی میں برابر شمولیت فرما رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کے مفاد کو نہایت قابلیت سے تقویت پہنچاتے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس عرصہ میں انہوں نے مسجد میں تشریف لا کر چار لیکچر دیئے۔ علاوہ ازیں جہاں بھی انہیں موقع ملا۔ انہوں نے اسلام کی تبلیغ میں حصہ لیا۔

فضیلت اسلام پر شاندار لیکچر

پچھلے دنوں نیشنل لیگ نے ممبران پارلیمنٹ کے لئے مسلمان مندوبین کے لیکچر کرائے۔ ہز ہائی نس آغا خاں نے اسلامی ممالک کی اہمیت کو مختلف پہلوؤں سے واضح کیا۔ ایک صاحب نے اس بات پر زور دیا۔ کہ مسلمانانِ ہند انگریزوں کے وفادار ہیں۔ اور جیسا انہوں نے پہلے وفاداری کا اظہار نہایت نازک حالات میں کیا ہے۔ ویسا ہی اب بھی اپنے آپ کو وفادار ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سر محمد یعقوب صاحب نے اپنے علم کے مطابق کچھ اسلام کی تعلیم کا ذکر کیا۔ مگر جناب چودھری صاحب نے خالصتہً اسلامی تعلیم متعلق زکوٰۃ۔ سود۔ اخوت وغیرہ کی فضیلت نہایت علمی رنگ میں وضاحت اور عمدگی سے پیش کی۔ اس کی مختصر رپورٹ یافا کے ایک عربی اخبار میں چھپی ہے۔ جو میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

اخبار الجامعۃ الاسلامیہ کا نوٹ

اخبار مذکور اپنے ۱۲ر جولائی ۱۹۳۳ء کے پرچہ میں بعنوان "الاسلام فی البرطان الانکلیزی" لکھتا ہے:

عربی کا اردو ترجمہ:- "حال ہی میں انگریزی پارلیمنٹ کے ایک حصہ میں بعض ان مسلمان اصحاب کے لیکچرز ہوئے۔ جو ہندوستان سے جائنٹ سیلکٹ کمیٹی کے مباحث میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ یہ جائنٹ سیلکٹ کمیٹی ہندوستان کے آئندہ آئین اساسی کو ترتیب دینے اور نظام حکومت کا ڈھانچہ تیار کرنے کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اس جلسہ میں غیر معمولی طور پر لارڈز ہاؤس آف کامنز کے ممبران اور بعض دیگر معززین نے شمولیت کی۔ لارڈ ڈربی جو آج سے کئی سال پیشتر ہندوستان میں افسر رہ چکے ہیں۔ صدر جلسہ تھے۔ سب سے پہلے سر آغا خاں نے اور بعد میں ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ سر محمد یعقوب اور السید ظفر اللہ خاں نے تقاریر کیں۔ ان تمام کے خطبات کا موضوع یہ تھا۔ کہ اسلام ان مشکلات کا کیا حل پیش کرتا ہے۔ جو موجودہ دور میں رونما ہو رہی ہیں۔ لیکچر تو سب نے دیئے۔ مگر حق یہ ہے۔ کہ السید ظفر اللہ خاں جو حکومت ہند کے وزیر تعلیم رہ چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے اصل موضوع پر نہایت خوبی اور سلاست کے ساتھ تقریر فرمائی اور انہی کی ایک تقریر اس قدر جس ... مقررہ موضوع پر نہایت عالمانہ انداز میں بحث تھی۔ آپ نے اپنی تقریر سے یورپین اور مسلمان دونوں طبقوں کو محظوظ کیا۔ السید ظفر اللہ خاں صاحب نے اپنی تقریر میں موجودہ اقتصادی بدحالی پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ کہ اقتصادیات کے متعلق جو اسلام نے نظریہ پیش کیا ہے۔ وہ مغربی ماہرین اقتصادیات کے نقطۂ نگاہ سے بالکل مغائر ہے۔ کیونکہ اسلام کاملاً کسی شخص کو تمام اموال کا مالک نہیں سمجھتا۔ بلکہ وہ اموال میں تمام لوگوں کو شریک سمجھتا ہے۔ اور ان کا حق اپنے اموال میں سے دینے کی تاکید کرتا ہے۔ اور اغنیاء کو تاکید کرتا ہے۔ کہ وہ فقراء کا خیال رکھیں۔ آپ نے اس حصۂ مضمون کے لئے آیت کریمہ وفی اموالھم حق للسائل والمحروم سے استدلال کیا۔ خاتمۂ تقریر پر آپ نے نہایت صراحت سے یہ امر بیان کیا۔ کہ مغرب کو اقتصادی نظام میں جو پیچیدگیاں اور مشکلات درپیش ہیں۔ ان کا بجز اس کے کوئی حل نہیں۔ کہ وہ اسلامی اصول کو خضرِ راہ بنائے۔ جو بیشمار حکمتوں اور مصالح پر مبنی ہیں۔ اور جن پر عمل کرنے سے ہمیشہ کامیابی ہوئی ہے۔" (اخبار الجامعۃ الاسلامیہ یافا)

مسلمانان فلسطین کی حمایت

فلسطین کے مسلمانوں کی حمایت اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے وزیر ہند اور وزیر نوآبادیات اور دیگر افسران سے کئی مرتبہ ملاقات کر کے گفتگو فرما چکے ہیں۔ اور ان کا ارادہ ہے۔ کہ واپسی پر اسلامی ممالک کے حالات کا بچشم خود بھی مطالعہ کریں۔

غرباء سے حسن سلوک

یہاں ان کا عموماً یہ طریق رہا ہے۔ کہ اگر کسی صاحب نے آپ سے ملاقات کی خواہش کی۔ تو ان سے مسجد احمدیہ کے پتہ سے ملاقات کا وقت مقرر کرتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا۔ کہ ملاقات کے لئے آنے والوں کو مشن کے کام سے بھی آگاہی اور دلچسپی پیدا ہوتی تھی۔ نومسلموں کے ساتھ نہایت محبت سے ملتے۔ خاصکر غریب نومسلموں سے ملنے میں بہت مسرت محسوس کرتے۔ چند دن ہوئے۔ آپ مسجد میں تشریف لائے۔ تو میں نے ذکر کیا۔ کہ مسٹر بنکس بیمار ہے۔ اور آج یہاں نہیں آئے گا۔ اس پر فرمایا۔ پھر میں اس کی عیادت کے لئے اس کے گھر جاؤں گا۔ مسٹر بنکس کا خاندان ایک غلیظ حصہ میں رہتا ہے۔ اور نومسلموں میں سے غریب ترین خاندان ہے۔ لیکن اس سے پہلے دو مرتبہ جناب چودھری صاحب ان کے ہاں تشریف لے جا چکے ہیں۔ چودھری صاحب نے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ کہ واپس جانے سے پہلے ایک دفعہ مسجد سے تعلق رکھنے والے تمام نومسلموں کو ایک ٹرپ کرائیں گے۔ جس کے لئے ایک بس کرایہ پر لی جائیگی اور چودھری صاحب تمام اخراجات ادا فرمائیں گے۔ اس کی غرض یہ ہے۔ کہ تا نومسلم اکٹھے ہو سکیں۔ اور آپس میں ان کے تعلقات بحیثیت مجموعی مضبوط ہوں۔" (الفضل ۲۰ اگست ۱۹۳۳ء صـ۲)

ٹرپ

چنانچہ چند یوم بعد مکرم چودھری صاحب نے وعدہ ایفا فرمایا۔ جس کا تذکرہ مولوی محمد یار صاحب عارف نے ۲۲ر اگست ۱۹۳۳ء کو اپنے ایک مکتوب میں کیا تھا۔ جو الفضل میں چھپ چکا ہے۔ عارف صاحب رقمطراز ہیں:-

"۷ر اگست کو مکرم و محترم جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب مسجد سے تعلق رکھنے والے احباب کو شہر سے باہر پچیس تیس میل کے فاصلہ پر ایک عمدہ علاقہ میں سیر کے لئے لے گئے۔ آپ کا یہ خیال اس نیک خواہش پر مبنی تھا۔ کہ اس طرح تمام دوست آپس میں ملاقات کر کے اپنے تعلقات بڑھا سکیں۔ اور آپس میں اتحاد اور رابطہ پیدا ہو۔ چنانچہ تاریخ مذکور کو ایک موٹر کوچ کرایہ پر لی گئی۔ اور تمام پارٹی جس میں چالیس سے زیادہ اصحاب تھے۔ سیر کے لئے لے گئے۔ اور شام کو واپس لنڈن آ گئے۔ چائے کا انتظام جناب چودھری صاحب کی طرف سے وہیں کیا گیا تھا۔ اور کھانے کی اشیاء لنڈن سے لے گئے تھے۔ یہ امر خصوصیت سے ذکر کرنے کے قابل ہے۔ کہ مکرم جناب چودھری صاحب راستہ میں بھی اور وہاں بھی خود میزبانی کے فرائض ادا کرتے رہے۔ واپسی پر تمام احباب نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعض نے بعد میں شکریہ کی چٹھیاں بھی لکھیں۔" (الفضل ۱۴ر ستمبر ۱۹۳۳ء صـ۲)

شکاگو میں دینی مصروفیات کا تذکرہ مبلغ امریکہ کے قلم سے

بعد ازاں جب ہمارے محترم چودھری صاحب بموجب پروگرام کینیڈا پہنچے۔ اور وہاں سے شکاگو تشریف لے گئے تب آپ کی ان مصروفیات اور تبلیغی مساعی کا حال جو آپ سے ظہور میں آئیں۔ امریکہ کے احمدی مبلغ جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے نے بایں الفاظ لکھ کر شائع کروایا تھا۔

"ہماری خوش قسمتی کی کوئی حد نہ تھی۔ کہ ۲۹ر اگست ۱۹۳۳ء کو ہمارے بزرگ بھائی جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب شکاگو وارد ہوئے۔ سٹیشن پر کالے گورے نومسلمین اسلام سے دلچسپی رکھنے والے احباب۔ اہل عرب اور ہندوستانیوں پر مشتمل ایک جم غفیر موجود تھا۔ ان میں وکلاء۔ کالجوں کے پروفیسر۔ مصنفین۔ اخبارات کے نمائندے لیکچرار۔ الغرض اعلیٰ طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ جنہوں نے ہمارے قابل احترام بھائی کا شاندار استقبال کیا۔

چودھری صاحب شکاگو میں ایک ہفتہ قیام پذیر رہے۔ اس عرصہ میں انہوں نے تین پبلک لیکچرز دیئے۔ ان دنوں شکاگو میں کانفرنس اتحاد مذاہب عالم کے اجلاس ہو رہے تھے۔ جناب چودھری صاحب کی ایک تقریر اس کانفرنس کے عظیم الشان جلسہ میں بھی ہوئی۔ اس کے علاوہ دو لیکچرز ہمارے شکاگو مشن میں ہوئے۔ باقی مقامی بار ایسوسی ایشن نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی اور لنچ کی دعوتیں تھیں وہاں بھی گفتگو کے رنگ میں تقریریں ہوئیں۔ ان باقاعدہ

(باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

حضرت بابا نانک صاحب اور سکھ ودوان

(۵)

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

پرتھی پال سنگھ صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں یہ بیان کیا ہے کہ مکہ معظمہ کے وزیر اعظم قاضی رکن الدین صاحب بابا صاحب موصوف کے اس حد تک معتقد ہو گئے کہ انہوں نے کلمہ اور نماز وغیرہ جملہ اسلامی ارکان ترک کر دیئے۔ اور ان کے اس رویہ کے پیش نظر عرب کی حکومت نے انہیں کافر قرار دیدیا۔ اور زمین میں گاڑ کر مار دینے کی سزا تجویز کی۔ چنانچہ آپ نے لکھا ہے:۔

قاضی رکن دین نے کلمہ نماز چھوڑ کر
حضور کے اپدیش پر اس حد تک عمل
کیا کہ حکومت عرب نے رکن دین
کو کافر دیدیا۔ اور زمین میں گاڑ کر مار
دینا چاہا۔ .... سینہ تک
زمین میں گڑے ہوئے قاضی رکن دین؛
نے بآواز بلند عرب کے لوگوں کو ایک
آخری پیغام دیا۔
ربانی یا خیلب الام حضرت گورو نانک
ماعلےٰ کلامہ انھم فیہ مسلون
یعنی سب سے بڑا ستگورو نانک ہے
عرب کے لوگو! اگر تم نجات چاہتے ہو
تو نانک کی شرن میں آجاؤ"
(ترجمہ از اکالی جودھا درنجیت
۲۴ نومبر ۱۹۵۰ء)

گیانی صاحب موصوف نے یہ تمام قصہ اپنے پاس سے ہی فرضی طور پر وضع کیا ہے۔ تاریخی طور سے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ آپ نے مکہ شریف کے وزیر اعظم قاضی رکن الدین کا حضرت بابا نانک صاحب کے اپدیش سے اسلام کو ترک کرنا اور کلمہ شریف اور نماز پڑھنا چھوڑ دینا بیان کیا ہے۔ حالانکہ تاریخ اسبات پر شاہد ہے کہ بابا صاحب کے زمانہ میں مکہ معظمہ میں قاضی رکن دین نام کا کوئی وزیر اعظم یا قاضی نہ تھا۔

ایک سکھ ودوان سردار بی۔ بی سنگھ صاحب قاضی رکن دین سے متعلق بیان کرتے ہیں کہ:۔

"رکن دین یا رکن عالم پیر بہاؤالدین
ذکریا ملتانی کا پوترا تھا۔ جس کا بڑا
مقبرہ ملتان کے قلعہ میں ہے۔ یہ
تغلق کے زمانہ میں ہوا ہے"
ترجمہ از پنجابی ساہت فروری ۱۹۴۲ء

یاد رہے محمد تغلق کا زمانہ ۵۱-۱۳۲۵ ہے۔ (ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا آف دی سکھ لٹریچر صفحہ ۲۹۲۵ دھنتہ ۱۰ اقتباس صفحہ ۸۵) اس لحاظ سے رکن الدین بابا صاحب کی پیدائش سے سو ڈیڑھ سو سال پہلے ہوا تھا۔ اور یہ مکہ معظمہ کا وزیر اعظم نہ تھا۔ اور اس کے پاس وہاں کی قضا رہی تھی۔ یہ سب سکھ مصنفوں کی غلط بیانیاں ہیں جو انہوں نے بابا صاحب کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے کی ہیں۔ حالانکہ خدا کے بندے اس قسم کی جھوٹی کہانیوں کے محتاج نہیں ہوتے۔

سکھ تاریخ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ بابا صاحب نے عرب کے لوگوں کو کلمہ پڑھنے اور نماز پڑھنے کی خاص طور پر تلقین کی ہے۔ چنانچہ ولائت والی جنم ساکھی میں مرقوم ہے کہ بابا صاحب نے کلمہ سے متعلق فرمایا تھا کہ:۔

ک۔ کلمہ یاد کر نفع اور کت بات
نفس ہوائی رکن دین تس سیوں ہونہ مات
(جنم ساکھی ولائت والی صفحہ ۲۴۷)

اس مندرجہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے کہ اگر بابا صاحب کی مکہ معظمہ میں کسی رکن الدین سے کوئی گفتگو بھی ہوئی تھی۔ تو آپ نے اسے کلمہ پڑھنے کی تلقین کی تھی۔ نہ کہ کلمہ شریف کو ترک کرنے کو کہا تھا۔ بابا صاحب کے اس قول کے معنے بالکل واضح ہیں کہ کلمہ شریف کو یاد کرتے رہو۔ اس سے بڑھ کر نفع مند اور کوئی بات نہیں۔ اے رکن الدین نفس کی حرص وہوا کے پیچھے لگنے سے انسان خسارہ میں رہتا ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالا میں مرقوم ہے کہ بابا صاحب نے عرب کے لوگوں کے سامنے کلمہ سے متعلق ان خیالات کا اظہار کیا تھا۔

کلمہ پڑھیاں ایہہ گن ہوئے گناہوں پاک
اگے کرے گناہ پھر بہشتوں ملے طلاق
(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۷۸)

یعنی کلمہ پڑھنے سے یہ فائدہ حاصل ہوا ہے کہ انسان کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اس کے بعد پھر وہ گناہوں میں مبتلا ہو جائے تو پھر اس جنت میں جگہ نہیں مل سکتی

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ بابا صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ:۔

منہ تے کلمہ آکھ کے دوئی دروغ کمائے
اگے محمد مصطفےٰ سکے نہ تنہاں چھڈائے
(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۵۳)

یعنی جو لوگ منہ سے کلمہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر مکر و فریب سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہیں گے۔

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا:۔

مسلمان سادے آپ
صدق صبوری کلمہ پاک
کھڑی نہ چھیڑے پڑی نہ چائے
نانک سو مسلمان بہشت کو جائے
جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۹۰
جنم ساکھی ولائت والی صفحہ ۳۹
جنم ساکھی میکالف والی صفحہ ۳۹ وغیرہ

الغرض۔ بابا صاحب نے اپنے مندرجہ بالا اقوال میں عرب کے لوگوں کو کلمہ پڑھنے اور نیک اعمال بجا لانے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس صورت میں یہ کیونکر درست ہو سکتا ہے کہ کسی نے آپ کے ارشادات کی تعمیل میں کلمہ شریف پڑھنا ترک کر دیا ہو۔ عین تعجب ہے کہ پرتھی پال سنگھ صاحب نے بابا صاحب کے ان اقوال کی موجودگی میں یہ کیسے مان لیا کہ قاضی رکن دین صاحب نے کلمہ پڑھنا چھوڑ دیا۔

سکھ لٹریچر سے اس امر پر بھی بخوبی روشنی پڑتی ہے کہ جناب بابا صاحب کے نماز سے متعلق وہی خیالات تھے جو اسلام نے بیان کئے ہیں۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں آپ کا یہ قول موجود ہے:۔

خصم کی ندرد لے پیندے جی کر ایک دھیایا
تیہہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی
محلہ ۱ صفحہ ۲۴
بابا صاحب کے اس شبد میں تیس اور پانچ الفاظ کے معنے سکھ ودوانوں نے تیس روزے اور پانچ نمازیں بیان کئے ہیں (ملاحظہ ہو مہان کوش صفحہ ۲۳۶۹ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۲۴ وگرنتھ صاحب مترجم گیانی بشن سنگھ صفحہ ۱۴۷ وگرنتھ صاحب مترجم پنڈت نارائن سنگھ صفحہ ۱۷ و ترجمہ سری راگ پنڈت تارا سنگھ ترجم صفحہ ۹۴ وغیرہ)

اور لالہ دیوان چند صاحب نے بابا صاحب کے مندرجہ بالا ارشاد کے یوں معنے کئے ہیں:۔

وہی لوگ سچے صاحب کی منظور نظر
ہیں۔ اور وہی اسے مقبول ہیں۔ جو
اس وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے
ہیں۔ تیس روزے رکھتے ہیں۔ اور پانچ
نماز پڑھتے ہیں۔ اس نیت سے کہ
شیطانی وساوس اللہ محفوظ رکھے"
(گرنتھ صاحب مترجم اردو صفحہ ۴۲)

ایک اور مقام پر حضرت بابا نانک صاحب نے قاضی کی تعریف میں بیان کیا ہے کہ:۔

سوئی قاضی جن آپ تجیا اک نام کیا ادھار
ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی سچا سرجنہار
پنج وقت نماز گذارے پڑھے کتیب قرانا
نانک آکھے گور سدیہی رہیو پینا کھانا
(۲۴ / ۱۰۸۱)

یعنی۔ قاضی وہی ہے۔ جو اپنی خودی کو چھوڑ کر خدائے واحد کو ہی اپنا آسرا بناتا ہے۔ اور پانچ وقت نماز ادا کرتا اور قرآن شریف پڑھتا ہے۔ نانک کہتا ہے۔ کہ قبر تمہیں بلا رہی ہے۔ اور یہ کھانا پینا یہاں ہی رہ جائے گا۔

جناب بابا نانک صاحب نے مندرجہ بالا قول میں جو کچھ بیان کیا ہے۔ وہ قرآن شریف کی تعلیم کے مطابق ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں مذکور ہے:۔

انما یخشی اللہ من عبادہ
العلماء ...... ان الذین
یتلون کتٰب اللہ واقاموا
الصلوٰۃ

بابا صاحب کا نماز سے متعلق یہ قول بھی سکھ کتب میں موجود ہے:۔

ج۔ جماعت جمع کر پنج نماز گذار
باجھوں یاد خدائیدے ہوسی بہت خوار
(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۱۷ وجنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۱۱۰)

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے:۔

نانک آکھے رکن دین سچے سنو جواب
صاحب دا فرمایا لکھیا وچ کتاب
دنیا دوزخ جو سڑے سو کیونکر کلمے پاک
مکروہ تریہے روزڑے پنج نماز طلاق
لقمہ کھائے حرام دا سرتے چڑھے عذاب
جو راہ شیطانی گم تھیئے سو کیونکر کرن نماز
جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۲۳

بابا صاحب کے ان اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نماز پڑھنا ضروری سمجھتے تھے۔ اور نماز کے ذریعہ انسان کا خدا کا مقبول بننا تصور کرتے تھے آپ کے نزدیک شیطان کے راہ پر چلنے والے نماز ادا نہیں کرتے۔ چنانچہ آپ نے تارک الصلواۃ سے متعلق یہ بھی فرمایا ہے:۔

ل۔ لعنت برسے تنہاں جو ترک نماز کرین
کچھ تھوڑا بہتا کھٹیا اپنا آپ وجنین
(جنم ساکھی ولائت والی صفحہ ۲۴۷)

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

بے نمازاں تے سگ بھلے جو اٹھ رہن سو جاگ
دتی بانگ نہ جاگنی ستے رہن ہنجھاگ
... ...
سنت فرض نہ منّی نہ منی امر کتاب
دوزخ اندر ساڑ ین جیوں سیخیں چاڑھ کباب
(جنم ساکھی ولائت والی صفحہ ۲۴۰)

گورو گرنتھ صاحب میں تارک الصلوۃ سے متعلق یہ کہا گیا ہے:۔

فریدا بے نماز ا کتیا ایہہ نہ بھلی ریت
کبھی چل نہ آیا پنجے وقت مسیت
(صفحہ ۱۳۸۱)

الغرض بابا صاحب نے تارک الصلواۃ سے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے وہ اسلام کی تعلیم کے عین مطابق ہے ... رسول خدا کا فرمان

آہ عابدہ بیگم

(از مکرم ایم یوسف صاحب نرتی ضلع جہلم)

دنیا واقعی فانی ہے۔ کون ہے جو اس سے سرمو انحراف کر سکے۔ کل نفس ذائقۃ الموت سب پر یکساں وارد ہوتا ہے۔

ابھی چند ہی دنوں کی بات معلوم ہوتی ہے۔ جب کہ پیارے امام و مطاع سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجھے عابدہ بیگم دختر خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم جن کا ذکر آپ نے دیباچہ قرآن کریم انگریزی میں فرمایا ہے۔ اور نواسی حضرت مولوی سید محمد عبد الواحد صاحب رضی اللہ عنہ (برہمن بڑیہ) جن کا ذکر حضرت اقدس مسیح الموعودؑ نے اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرمایا ہے) سے منسوب فرمایا تھا۔ اُس وقت میں کس قدر خوش بخت و خوش نصیب سمجھا گیا تھا کیونکہ پیاری عابدہ بیگم جہاں بہ لحاظ خاندان ہمہ صفت موصوف تھیں۔ وہاں فنون تیراکی اور نشانہ بازی کی مشاق اور سب سے بڑھ کر شوق علم اور خدمت دین کا وہ جذبہ تھا۔ کہ سب مداح تھے۔ دوران ہجرت میں جہاں دن رات بھر مہاجرات کی دیکھ بھال کرتیں۔ وہاں حصول دین میں بھی پیش پیش رہتیں۔ میرے ساتھ منسلک ہو جانے کے بعد عموماً سفر و حضر میں میرے ہی ساتھ رہتیں۔ اور فقہ و حدیث سے روشناس کراتی رہتیں۔ درس قرآن کریم بھی دیتیں اور دوسری طرح بھی ذکر و اذکار کرتیں۔ میری پہلی اولاد کی تمام تر خود اپنے ہاتھ میں کفالت لے لی تھی باوجودیکہ میں دو کتا بھی تھا۔ لیکن فرماتیں خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے اس گھر میں بھیجا ہے۔

اس دور کو ایک سال اور چار ماہ ہی بمشکل گذرے تھے۔ کہ ۲۳ر اگست ۱۹۵۱ء کی صبح پیغام اجل لے کر نمودار ہوئی۔ عابدہ بیگم نے ایک خواب سنایا۔ کہ میری ربوہ میں بڑی دھوم سے شادی ہو رہی ہے۔ اور بہت مستورات کا جمگھٹا ہے۔ دل دہل گیا۔ لیکن بات آئی گئی ہو گئی۔ دوپہر کے تین بجے مجھے دفتر سے بلوایا۔ کہ شکار کرنے چلیں گے۔ میں نے انکار کر دیا۔ پھر دوبارہ ۵ بجے کہلوایا۔ کہ اگر آج آپ نہ چلیں گے۔ تو پھر میں کبھی نہ جاؤں گی۔ مجبوراً کام چھوڑ دیا۔ ٹرالی ٹھیک کروائی۔ اور شکار کو [illegible] پر چلا دیئے۔ میں کواری پر اسٹور دیکھنے لگا۔ وہ معہ بچوں کے گھاٹیوں میں شکار کو چلی گئیں۔ فائر نگ کیا۔ لیکن شکار نہ ہوا۔ آخر واپس ہوئے۔ آتے ہوئے ایک خرگوش نظر آیا۔ مجھے کہنے لگیں شکار کریں۔ بندوق میں گولی ڈال کر دی۔ میری رائفل خود رکھ لی۔ میں ٹرالی سے اترا لیکن خرگوش بھاگ گیا۔ اور پھر چند قدم کے بعد دیکھا پھر بھاگ گیا۔ اس کے بعد ایک تیتر اٹھا اور بنگلہ کی طرف جا کر گرا۔ ان حالات سے [illegible] بندوق میں کارتوس پڑا رہنے دیا۔ جب بنگلہ کی طرف ہم پہنچے۔ تو ایک شخص نے باتوں میں لگا لیا۔ اور ایسا محو ہوا کہ شکار اور کارتوس بھول گیا۔ عزیزم محمد ظفر سلمہٗ یہ سمجھ کر کہ کام ختم ہو گیا۔ بندوق اندر رکھنا چاہیئے۔ لیکر چل دیا۔ آگے آگے عابدہ بیگم اور دوسرے بچے پیچھے ظفر داخل ہوا۔ کہ اچانک کمرے میں گھستے ہی اس کا ہاتھ گھوڑے پر پڑا۔ اور وہی کارتوس جو انہوں نے خرگوش کے واسطے ڈالا تھا۔ موت بن کر ان کی پشت پر ٹوٹ پڑا۔

بس ختم کہانی ہو گئی!

اس سانحہ کے بعد قریباً ۵ گھنٹے زندگی نے اور ساتھ دیا۔ اور کبھی غشی ہو جاتی۔ کبھی مجھے ڈھارس دیتیں۔ اور کبھی دعائیں اور کلمہ طیبہ دہراتیں اور اور تمام کو خاص کر حضرت اقدس کو سلام کا پیغام اور درخواست دعا کرتیں۔ آخر جہلم ہسپتال میں گولیاں نکالنے کے بعد واپس باہر لایا گیا۔ تو بہت نڈھال ہو چکی تھیں۔ آہ! اس وقت انہوں نے آخری بار پانی مانگا۔ میں دوڑا اور جب واپس آیا۔ تو روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون" میری عابدہ پیاسی چلی گئیں میں تنہا رہ گیا۔ اور بس۔

آج عابدہ "مرحومہ" کے نام سے پکاری جاتی ہیں اور وہ سینکڑوں من مٹی کے نیچے مدفون ہے۔

مضمون نویسی کا مقابلہ

۱۳ر ماہ حال کے الفضل کے ذریعہ خدام کو "خدام اور فریضہ تبلیغ" کے عنوان پر مضمون نویسی کے مقابلہ میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ مقابلہ میں شمولیت کے لئے اب بھی وقت ہے۔ جو مضامین یکم مارچ ۱۹۵۲ء تک سپرد ڈاک کر دیئے جائیں گے وہ مقابلہ میں شریک سمجھے جائیں گے۔

(خاکسار بشیر احمد بی۔ اے واقف زندگی مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مزارعین کی ضرورت ہے

ربوہ کے ماحول میں نہری و چاہی اراضی پر مزارعین کی ضرورت ہے جو مخلص احمدی مزارعین ربوہ کے قرب میں آباد ہونا چاہیں۔ اور محنتی دیندار پیشہ ہوں۔ وہ بلا توقف ذیل کے پتہ پر اپنے علاقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کے ذریعہ درخواست بھجوا دیں۔ اور درخواست میں یہ بات واضح کر دی جائے۔ کہ وہ کتنا رقبہ سنبھال سکیں گے اور ان کے پاس مویشی اور ہل کتنے ہیں

(خاکسار زمان شاہ مختار حضرت صاحب و برادران ربوہ ضلع جھنگ)

فریضۂ تبلیغ اور سیرالیون کے احباب کا قابل تقلید نمونہ

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

ہم لوگوں پر خدا تعالیٰ کے بے حد احسان ہیں کہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس ملک میں مبعوث فرمایا۔ اور ہم کو اس کی شناخت کی توفیق بھی عطا فرمائی جس کا زمانہ پانے کے لئے۔ اس اُمت کے بے شمار اولیاء حسرت کے ساتھ دنیا سے گذر گئے۔

انصار میں بہت سے لوگ اب بھی موجود ہیں جنہیں حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ اور آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ اور پھر اکثر وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور حضرت مصلح الموعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور حضرت مصلح الموعود کی برکات سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ اور یہ زمانہ بھی ایک طرح سے حضرت مسیح موعود کا ہی زمانہ ہے۔ اور یہ زمانہ بھی اپنی برکات کے لحاظ سے کچھ کم نہیں ہے اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ ہم لوگ جو اس ملک کے رہنے والے ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کو قریب سے دیکھا۔ اور صحبت حاصل کی اور کر رہے ہیں۔ بہ نسبت اُن لوگوں کے جو ممالک غیر میں ہم سے ہزاروں میل دور۔ اور جنہوں نے نہ ان مبارک ہستیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور نہ براہ راست اُن کی صحبتوں سے فیضیاب ہوئے کس حد تک فریضۂ تبلیغ کی ذمہ داریوں کو ادا کر رہے ہیں

۲۰ فروری ۱۹۵۲ء کا اخبار الفضل میرے سامنے ہے۔ جس میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امیر جماعت احمدیہ سیرالیون (افریقہ) نے احمدیان سیرالیون کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا ہے۔ کہ "اس جماعت کے ۳۶ مخلصین نے ایک ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کر کے گاؤں اور قصبوں میں بذریعہ لاری اور ریل سفر کر کے ہزارہا افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا جس کے نتیجہ میں امسال ۳۱ افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ سال گذشتہ میں واقفین کی یہ تعداد ۳۶ افراد پر مشتمل تھی۔ اور سنہ رواں میں واقفین کی تعداد ۸۰ افراد تک پہنچ گئی ہے" (ملخص)

یہ دور افتادہ ایک جماعت کے اُن احمدیوں کے اخلاص اور قربانی کا نمونہ ہے۔ جن کی تعداد ہمارے کسی ایک بڑے شہر کے احمدیوں کی تعداد سے زیادہ نہیں ہے۔

جب وہ ایک محدود سی جماعت میں سے ۸۰ افراد تک ایک ایک ماہ سال میں اپنے کاروبار کا ہرج کر کے فریضۂ تبلیغ ادا کر سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس ملک کے احمدی احباب جن کی تعداد لکھوکھا تک ہے۔ وہ اس نسبت سے۔ تبلیغ کے لئے اپنے اوقات کو وقف نہ کر سکیں

اگر اس ملک کے احمدی احباب بھی اس اخلاص اور قربانی کی روح کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں منہمک ہو جائیں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اُن کی کوششوں کے نتیجہ میں غیر معمولی کامیابی انہیں حاصل نہ ہو۔

مجھے اس امر کا اعتراف ہے۔ کہ جماعت کے مخلصین اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں۔ اور ہر قسم کی قربانی میں کسی سے پیچھے نہیں۔ بلکہ بیشتر پیش پیش ہیں تبلیغ میں بھی نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ اس ملک میں بھی اور اپنے گھر بار اور عزیز و اقارب کو چھوڑ کر دوسرے ممالک میں بھی فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس غفلت اور گمراہی کے زمانہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قائم کرنے کے لئے جب تک جماعت کے تمام افراد۔ خواہ انصار ہوں۔ یا خدام۔ تبلیغ کے میدان عمل میں یکساں قدم نہ اٹھائیں گے۔ کامیابی مشکل ہے۔

خدا تعالیٰ کے وعدے تو پورے ہو کر رہیں گے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام نے دنیا میں پھیل جانا ہے۔ لیکن اگر کوئی ان وعدوں کے پورا کرنے والی مجاہد افواج کے سپاہیوں میں شامل ہو کر تبلیغی جہاد میں شامل نہ ہوا۔ تو یہ اس کے لئے سخت خطرہ کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے کسی کو بھی اس سعادت سے محروم نہ رکھے۔ امین ثم امین

تنظیم انصار کے ماتحت۔ اراکین انصار سے تبلیغ کے لئے سال میں پندرہ دن کا مطالبہ ہے۔ تا وہ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دیگر واقف لوگوں تک پیغام حق پہنچائیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس طرف ابھی تک بہت سے انصار حصہ نہیں لے رہے۔ اور بعض تبلیغ کے لئے وقت تو لکھوا دیتے ہیں۔ لیکن جو اور جتنا وقت وقف کیا ہوتا ہے اس کے مطابق تبلیغی فرائض سرانجام نہیں دیتے۔ اور بعض کی تبلیغ صرف رسمی طور پر ہوتی ہے۔ حقیقی تڑپ کے ساتھ یہ سمجھتے ہوئے تبلیغ نہیں کی جاتی۔ کہ جن کو تبلیغ کی جا رہی ہے۔ وہ روحانی بیمار ہیں۔ جو ان کو ہلاکت کی طرف لے جا رہی ہے۔ اُس سے بچانے کی اُن ہی پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ تا خدا تعالیٰ کے حضور وہ اجر کے مستحق ٹھہریں۔ اور نتائج بھی خوش کن ظاہر ہوں۔ اس لئے میں انصار جماعت سے اور دیگر احباب سے بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ تبلیغ کے لئے سال میں کم از کم پندرہ دن وقف کریں اور اپنے موقعہ اوقات میں اپنے غیر احمدی رشتہ دار اور دوستوں تک پیغام حق پہنچا کر خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ کی قومی، سیاسی اور ملی خدمات

(بقیہ صفحہ ۴ سے آگے)

تقریروں کے علاوہ شبانہ روز ملاقاتیں ہوئیں۔ تمام نومسلمین اور اسلام سے دلچسپی رکھنے والے احباب جو زیرِ تبلیغ ہیں۔ چودھری صاحب سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے لئے ہر وقت آتے رہتے تھے۔ ہر وقت سلسلہ سوال و جواب جاری رہتا۔ بہت سے لوگوں کے گھروں میں بھی دعوتیں ہوئیں۔ کانفرنس اتحاد مذاہب میں بھی متعدد دفعہ تشریف لے گئے۔ غرض ہفتہ بھر تبلیغ اسلام کا غلغلہ رہا۔

......چند مہینوں سے شکاگو میں World Fair اجتماع اقوامِ عالم ہو رہا ہے۔ جس میں شامل ہونے کے لئے دنیا کے تمام گوشوں سے لوگ آ رہے ہیں۔ پانی کی طرح روپیہ بہا رہے ہیں۔ اور تمام اوقات عیش و عشرت میں گزار رہے ہیں۔ چودھری صاحب نے آ کر مجھے فرمایا تھا۔ کہ "آپ جس طرح چاہیں مجھ سے کام لیں۔" میں نے جس قدر ممکن تھا انہیں مصروف رکھا۔ انہوں نے شبانہ روز بیحد محنت کی۔ شکاگو اور World Fair کی بھی سیر نہیں کی۔ تمام اوقات خدمت دین میں صرف کئے۔

چودھری صاحب میں خدمتِ دین کا والہانہ جوش اور بے مثال اخلاص ہے۔ خدمت اسلام کے لئے وہ انتہائی قربانی کرتے ہیں۔ جہاں ٹھیرے ہوئے تھے۔ وہاں ایک روز مجھے فرمانے لگے۔ کہ "رسالہ مسلم سن رائز کے کچھ پرچے چھوڑ جائیں۔" میں نے ایسا ہی کیا۔ صبح کو ملنے کے لئے آیا۔ تو فرمانے لگے کہ "رسالہ مسلم سن رائز کے لئے میں آپ کو ایک صد ڈالر دوں گا۔ کچھ یہاں دے جاؤں گا۔ باقی ہندوستان پہنچ کر ارسال کروں گا۔" اور روانگی سے قبل پچاس ڈالر دے دئیے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ جناب چودھری صاحب نہایت سادگی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ لباس وغیرہ نہایت ہی معمولی استعمال فرماتے ہیں۔ کفایت شعاری کا قابل تقلید نمونہ ہیں۔ ہاں خدمت احمدیت کے لئے اس فیاضی اور ایثار سے کام لیتے ہیں۔ کہ عملاً انہوں نے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اور ان کی زندگی ان صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین کی تفسیر ہے۔ میں نے ان کی زندگی کا بنظرِ تعمق مطالعہ کیا ہے۔ اور میری آزادانہ رائے ہے۔ کہ وہ ایک خدا رسیدہ انسان ہیں۔" الخ۔

(الفضل ۵ دسمبر ۱۹۳۳ء صفحہ ۵ و صفحہ ۶)

درخواست دعا

میری لڑکی صدیقہ زخمت بدستور بیمار ہے۔ احباب درد دل سے میری بچی کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار محمد صدیق کاتب الفضل)

باباگورونانک اور سکھ ودوان

(بقیہ صفحہ ۵ سے آگے)

من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر

یعنی جس نے عمداً نماز ترک کر دی اس نے کفر اختیار کر لیا۔

پربھتی پال سنگھ صاحب نے کس قدر غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ کہ مکہ کے وزیر اعظم نے بابا صاحب کے اپدیش کے پیش نظر کلمہ اور نماز کو ترک کر دیا تھا۔ حالانکہ سکھ کتب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بابا صاحب کلمہ اور نماز پڑھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ بلکہ سکھ ودوان تو یہ بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ جناب بابا صاحب خود بھی نماز کے پابند تھے۔ اور نماز پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس بیان کرتے ہیں۔ کہ بابا صاحب نے مکہ کے سفر میں خود بھی نماز پڑھنے کے لئے اذانیں دیں۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے:۔

بابا پھیر مکے گیا نیل بستر دھارے بنواری
آسا ہتھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلےٰ دھاری
(وار پہلی پوڑی ۳۲)
بابا گیا بغداد نوں باہر جائے کیا استھانا
دتی بانگ نماز کر سن سمان بھیا جہانا
(وار پہلی پوڑی ۳۵)

یعنی بابا صاحب نے مکہ کا سفر اذانیں دیتے ہوئے اختیار کیا تھا۔ اور بغداد میں جا کر بھی آپ نے نماز ادا کرنے سے قبل اذان کہی تھی۔ گویا بابا صاحب خاموشی سے نماز ادا نہیں کیا کرتے تھے۔ بلکہ اس سے قبل اذان بھی نہایت مؤثر آواز سے دیا کرتے تھے۔

ایک اور سکھ ودوان بھائی تارا سنگھ نے اپنے ایک مضمون میں بیان کیا ہے۔

"ست گورونانک دیو جی نے ان بھرموں اور وہموں سے نکالنے کے لئے جنم دھارن کیا..... اپنے ہمراہ مردانہ اور بالا مسلمان اور ہندو لیکر اتحاد کا پرچار کیا۔ گنگا گیا۔ کاشی جہاں ہندوؤں کے تیرتھوں پر گئے۔ وہاں مکہ۔ مدینہ۔ مصر۔ چین اور کابل بھی گئے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ نمازیں پڑھ کر صرف سچائی کا پرچار کیا۔" (ترجمہ از اکالی ۲۹ دسمبر ۱۹۳۸ء)

اس کے علاوہ سکھوں کے مشہور و معروف اخبار شیر پنجاب نے ایک مرتبہ شائع کیا تھا کہ "کیا یہ حیرانی کی بات نہیں ہے۔ کہ لودھی سلطان۔ دولت خاں اور اس کے قاضی کو گورونانک منہ پر کہے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ اور جو کچھ کرتے ہو۔ وہ اسلام کے برخلاف ہے۔ اور خود یہ دعویٰ کرے کہ میں اصل اور سچے اسلام کا پابند ہوں۔ اور اس کے یہ کہنے پر اگر مسلمان ہو۔ تو ہمارے ساتھ مسجد میں کھڑے ہو کر نماز پڑھو گورونانک نے نماز پڑھی۔" (شیر پنجاب ۷ نومبر ۱۹۳۸ء)

ان تمام حوالہ جات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بابا صاحب

درخواستہائے دعا

(۱) میری ہمشیرہ محترمہ ایک عرصہ سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے احباب جماعت سے عموماً اور صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے۔ (قریشی فیروز محی الدین واقف زندگی ربوہ)

(۲) میں ایک دفتری مقدمہ میں ماخوذ ہوں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ میری باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد شفیع سلیم پوری دفتر ریکارڈ پنجاب دحمنٹ سیالکوٹ۔

(۳) میرے والد صاحب مکرم سید احمد نور صاحب کابلی پھوڑے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا خاص کے لئے درخواست ہے۔

سید محمد نور جودھامل بلڈنگ لاہور

(۴) میری اہلیہ عرصہ سے ایک خطرناک بیماری سے علیل ہے۔ احباب کرام دعائے صحت فرمائیں۔

(خاکسار شیخ رشید احمد آف دھنگروں) حال دفتر تعلیم الاسلام کالج لاہور

(۵) ماسٹر محمد عثمان آف ڈیرہ غازی خان اپنے پوتے داؤد احمد عمر ۲½ سال کو برائے معالجہ لاہور میو ہسپتال لائے ہیں احباب بچے کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

(۵) میاں نظام الدین مہاجر امرتسری کی نواسی عزیزہ خورشید بیگم عرصہ سے بیمار ہے احباب اس بچی کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۶) امتحانات مڈل وغیرہ کی قریب آ رہے ہیں۔ احباب کرام سب بچوں کے لئے جو ان امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ نمبروں پر کامیابی عطا فرمائے اور دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۷) مولوی محمد دین صاحب صحابی آج کل بیمار ہیں۔ وہ تمام احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(۸) میرا لڑکا عبد الرحمن بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (میاں فضل کریم احمدی موچی گیٹ لاہور)

(۹) گزارش ہے۔ کہ میری اہلیہ صفیہ بیگم عرصہ چھ ماہ سے بوجہ پھیپھڑوں سے سخت بیمار ہے۔ احباب کرام اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(از مطیع اللہ احمدی شہادت نگر گلی ۸ مکان ۱۲ نزدیک ریلوے اسٹیشن لاہور)

(۱۰) میرے عزیز بھائی ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کے شانہ پر پھوڑا ہے۔ جن کا ربوہ میں اپریشن ہوئے دو ماہ سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ مگر زخم ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (حکیم سید عبد الرحمن شاہ چک ۲۴۴ ج ب براستہ چنیوٹ ضلع لائلپور)

(۱۱) میرا بھائی عبد الرحمن خمیم کافی دنوں سے بیمار ہے احباب جماعت اس کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (مرزا عبد الغنی احمدی شہادت نگر لاہور)

(۱۲) میرا برادر زادہ محمود احمد خان احمدی کی کامیابی اور ترقی درجات کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(عبد الغفور خان احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر۔ کراچی)

(۱۳) خاکسار کے لئے احباب درد دل سے دعا فرماتے رہا کریں۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کرے میرا انجام بالخیر ہو۔ میں مختلف تکالیف میں مبتلا ہوں۔ (خاکسار طالب دعا فتح محمد شرما از کراچی)

(۱۴) میری بیوی کافی عرصہ سے بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار مطیع اللہ شہادت نگر لاہور)

(۱۵) عزیزی بشریٰ بیگم بنت حضرت مولانا حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ (شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی مرید کے)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

نسلی اتحاد قائم کرنے کیلئے ایک نئے ادارے کی تشکیل

اس ادارے کی شاخیں تمام دنیا میں قائم کی جائیں گی

لنڈن ۲۶ فروری۔ یہاں ایک نئے ادارے کی تشکیل عمل میں آئی ہے جس کو اس وقت لنڈن کی تمام پارٹیوں کی حمایت حاصل ہے۔ یہ ادارہ کوشش کرے گا کہ دنیا سے رنگ و نسل کے تمام امتیازات دور کر کے نسلی اتحاد قائم کیا جائے۔ ادارے کے اخراجات کے لئے جلد ہی تیس ہزار پونڈ سالانہ کے عطیہ جات کی اپیل کی جائے گی۔ جن بڑے بڑے آدمیوں نے اس وقت تک ادارے کی سرپرستی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان میں سے سر آغا خاں اور ہندوستانی ہائی کمشنر متعین لنڈن مسٹر کرشنا مینن کے نام قابل ذکر ہیں۔ امید ہے کہ پاکستان کے نئے ہائی کمشنر بھی مذکورہ ادارے کی سرپرستی قبول فرمائیں گے۔

"ریشل یونیٹی" (Racial Unity) کے سیکرٹری نے سٹار کو بتایا کہ وہ سیاسی شخصیتوں کی بجائے مختلف نسلی گروہوں کے نمائندہ کی اعانت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مختلف ممالک سے انہیں امداد و اعانت کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ (اسٹار)

دولت مشترکہ کے مالیاتی مشیروں کے اجلاس کی توقع

لنڈن ۲۶ فروری۔ لنڈن میں دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کی کانفرنس کے بعد سٹرلنگ علاقوں کی پوزیشن کا جائزہ لینے کے لئے جلد ہی دولت مشترکہ کے مالیاتی مشیروں کے اجلاس کی توقع ہے۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے ولنگٹن میں تقریر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ اجلاس مئی یا جون میں ہوگا۔ لیکن برطانی سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ اس کے بعد ہوگا

دولت مشترکہ کے تمام ممالک کے درمیان ان مسائل کی بابت خط و کتابت جاری ہے۔ وائٹ ہال کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اگر سٹرلنگ صورتِ حال کے پیش نظر وزرائے خزانہ کا اجلاس طلب کرنا پڑا تو یہ اجلاس بھی طلب کر لیا جائیگا۔ (اسٹار)

پاکستانی کھلاڑی ہاشم خان نے ڈنلوپ ٹورنمنٹ کا فائینل میچ جیت لیا

لنڈن ۲۶ فروری۔ پاکستان کے بہترین کھلاڑی ہاشم خان نے آج مصری کھلاڑی محمود کریم کو شکست دے کر فائنل میچ جیت لیا۔ کھیل ایک گھنٹہ ۱۳ منٹ تک جاری رہا اور پاکستان کی فتح پر منتج ہوا۔ پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر اصفہانی اور انکی بیگم صاحبہ نے بھی میچ پر تشریف لا کر مسٹر ہاشم کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ (اسٹار)

اردن بھی بو علی سینا کی برسی میں شریک ہوگا

عمان ۲۶ جنوری۔ حکومت اردن کی طرف سے بغداد میں اپنے ناظم الامور کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ بو علی سینا کی ہزار سالہ برسی میں اپنے ملک کی نمائندگی کرے۔ اس مشہور عالم مسلم فلسفی کی ہزار سالہ برسی کی تقریب عرب لیگ کے زیر اہتمام ۲۰ سے ۲۸ مارچ تک بغداد میں منائی جائے گی۔ (اسٹار)

مشرقی جرمنی کی روسی فوج میں اضافہ

بون ۲۶ فروری۔ اتحادیوں کے سراغ رسانوں کا بیان ہے کہ گذشتہ چھ ماہ میں مشرقی جرمنی کی روسی فوجوں میں ایک لاکھ اعلیٰ تربیت یافتہ اشخاص کا اضافہ کیا جا چکا ہے۔ اب تک چار لاکھ افراد پر مشتمل ۳۰ ڈویژن یہاں جمع ہو چکے ہیں اور ابھی ان میں اضافہ برابر جاری ہے۔ پانچ ہزار سے زیادہ ٹینک بھی یہاں موجود ہیں اور فضائی امداد کے لئے پانچ ہزار طیارے بھی پہنچ چکے ہیں۔ (اسٹار)

اردن کے محکمہ کسٹم کو انتباہ

عمان ۲۶ فروری۔ اردن کی وزارتِ تجارت و اقتصادیات کی طرف سے محکمہ کسٹم کے تمام عہدیداروں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اسرائیل کے مال کو ملک میں آنے سے روکنے کی زبردست کوشش کی جائے اور اسرائیل کے راستے کسی اور ملک کا مال بھی اردن میں نہ جانے دیا جائے۔ یہ احکامات ان انتظامات کے تحت جاری کئے گئے ہیں۔ جن کے تحت اسرائیل کے بائیکاٹ کو مضبوط کرنے کیلئے درآمدی کنٹرول کو سخت کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

لاہور ۲۶ فروری۔ پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام ۲۷ فروری شام ۷ بجے یونیورسٹی حال میں "انسان ناکام ہے" کے عنوان سے ایک انگریزی مباحثہ ہوگا۔ جس میں برطانیہ اور پنجاب کی مباحثہ کی جماعتیں حصہ لیں گی۔

لبنان دو کروڑ ڈالر قرض لے گا

بیروت ۲۶ فروری معلوم ہوا ہے کہ حکومت لبنان عنقریب عالمی بنک سے یا سعودی عرب حکومت سے ڈیڑھ اور دو کروڑ ڈالر کے درمیان رقم بطور قرض حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ یہ رقم ان منصوبوں پر خرچ کی جائے گی جو نئی حکومت کی طرف سے تیار کئے جا رہے ہیں۔ ان سکیموں کے تحت کارکنوں کیلئے سستے مکانات۔ زرعی کارکنوں کیلئے کام کرنے کی سہولتیں بہم پہنچانے آب پاشی کے ذرائع کو بہتر بنانے اور لبنانی افواج کو مضبوط کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ (اسٹار)

چوہدری ظفر اللہ خان اینگلو مصری تنازعہ کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائینگے

مصری مبصرین کی رائے

لندن ۲۴ فروری۔ مشرقی وسطی کے دورے کے سلسلے میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان چار دن کے لئے قاہرہ آئے ہوئے ہیں۔ مصری مبصرین کا خیال ہے کہ آپ اپنے اثر ورسوخ کی وجہ سے اینگلو مصری تنازعہ کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائینگے۔

"ٹائمز کا" نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ اسوقت ایک ایسے حل کی تلاش کی جا رہی ہے۔ جس سے مصر کے قومی جذبات کا احترام بھی ہو جائے۔ اور علاقے کے تحفظ کا انتظام بھی۔ لندن کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ اس ہفتے برطانوی سفیر اور وزیر اعظم مصر علی ماہر پاشا کے درمیان بات چیت شروع ہو جائے گی لیکن اس مرحلہ پر برطانوی سفیر کوئی ٹھوس تجاویز پیش نہیں کریں گے۔ بلکہ غیر رسمی تبادلۂ خیالات ہوگا۔ (اسٹار)

مغربی یورپ کے لئے دفاعی پروگرام

لزبن ۲۷ فروری۔ کل رات اعلان کیا گیا ہے۔ کہ معاہدہ شمالی اوقیانوس کی چودہ قوموں نے منظور کر لیا ہے۔ کہ وہ مغربی یورپ کے دفاع کے لئے سال رواں میں جدید ترین آلات حرب سے لیس پچاس فوجی ڈویژن اور چار ہزار جنگی طیارے فراہم کریں گی۔ کونسل کی عارضی کمیٹی کی رپورٹ سے جو کل شائع ہوئی ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ ان فوجی تیاریوں میں ایک طاقتور بحری فوج کی تعمیر بھی شامل ہے۔

ان دفاعی افواج میں یونان اور ترکیہ کی فوجیں شامل نہیں ہیں۔ ان دونوں ملکوں کو گذشتہ بدھوار کو ہی کونسل میں شامل کیا گیا ہے۔ معاہدہ اوقیانوس کی حکومتوں نے منظور کر لیا ہے [illegible]

کراچی۔ ۲۶ فروری۔ آج کابینہ پاکستان کے خصوصی اجلاس میں ڈھاکہ کی صورت حال پر غور و خوض کیا گیا جسکے بعد کابینہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اب ڈھاکہ میں حالات نارمل ہیں اور مسٹر نور الامین وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال کو اختیار دیا گیا ہے کہ ڈھاکہ کے حالات سے عہدہ برآ ہوں

اور اس معاہدہ کے اسٹینڈنگ فوجی گروپ کے فرائض کی از سر نو تشریح کی جائیگی۔ اور ان کی ذمہ داریوں میں اضافہ کیا جائے گا۔

کونسل نے سفارش کی ہے کہ معاہدہ میں شریک ممالک کی معیشت کو تقویت دینے کی خاطر متعلقہ حکومتیں اقتصادی ترقی کی حوصلہ افزائی کرنے، نایاب اجناس کی پیداوار کو بڑھانے اور دفاعی ضروریات کی خاطر ان کے استعمال پر کنٹرول رکھنے، افراط زر کو روکنے اور لازمی اشیاء کی برآمد کو برقرار رکھنے کے لئے تدابیر عمل میں لائیں گی۔

"اسلامی نقطۂ نگاہ کے متعلق مغربی طاقتوں میں جو تبدیلی ہوئی ہے وہ ظفر اللہ خاں کی رہین منت ہے" (المصری)

قاہرہ ۲۵ فروری۔ اخبار المصری نے قاہرہ میں وزیر خارجہ پاکستان کی آمد پر ایک مقالہ افتتاحیہ میں اعتراف کیا ہے۔ کہ آپ کی سرگرمیوں اور ذہنی صلاحیتوں کی وجہ سے اسلامی ممالک کو بہت فائدہ پہنچا ہے چوہدری ظفر اللہ خاں کی کوششوں کو سراہتے ہوئے اخبار "المصری" رقمطراز ہے کہ آپ اسلامی ممالک کے مفادات کی سرگرم حمایت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ اور اقوام متحدہ کے اندر اور باہر ان کا طرز عمل ہمیشہ یکساں رہا ہے۔ مصری اخبار نے چوہدری ظفر اللہ خاں کی ذاتی صلاحیتوں اور قابلیت کا بھی شاندار الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ اور پاکستانی قوم کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ جو فراخدلی، اور اخوت اسلامی کا بے پایاں جذبہ رکھتی ہے۔ اور جس نے مصری مسئلہ کو اپنا مسئلہ سمجھ کر مصریوں کو ہمدردی اور عملی امداد پہنچانے کے کسی موقعہ کو ضائع نہیں ہونے دیا۔

اقوام متحدہ میں اخبار المصری کے نامہ نگار نے اس سے بھی زیادہ شاندار الفاظ میں وزیر خارجہ پاکستان کو خراج عقیدت پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ پچھلے تین برسوں میں اسلام اسکے فلسفہ اور مقاصد کے متعلق مغربی طاقتوں کے رویہ میں جو تبدیلی ہوئی ہے۔ وہ بیشتر چوہدری ظفر اللہ خان کی عقلی قابلیت اور تدبر کی رہین منت ہے۔ نامہ نگار نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان عربوں کا دوست ہے۔ اور انہیں کبھی دھوکا نہیں دے گا۔ (آفاق)